

جس لر زیر یزیر ای انصار بھیر (مغربی پاکستان) ۱۵ جوان

ماہنامہ

شمس الاسلام

بھیر

مجلس مرکزیہ

حزب الائصار کی یادیموں عظیم الشان سالاہ تبلیغی

* کانفرنس *

تاریخ شمس الاسلام گو اس مژده جانفزا سے خورستہ کیا جاتا ہے کہ
حزب الانصار کی یادیموں سالانہ تبلیغی کالفلس بتاویح ۹-۸-۷ مارچ ۱۹۵۲ء
مطابق ۱۴-۱۱-۱۰ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ بموقع ۲۴-۲۶-۲۵ ہواں سمت
بروز جمعہ-ہفتہ-اتوار گو الشادا العزیز جامع مسجد بھیر میں منعقد ہوگی۔
جمعیں مشائخ عظام کے علاوہ پاکستان کے بہترین خطیب و مقریبین تشریف
لائیں گے۔ مندرجہ بالا تاریخوں گو نوٹ فرمالیں خود بھی شامل ہوں اور
این دوستوں گو جلسہ کی تاریخوں سے آکہ گھریں۔

غلام حسین ناظم مجلس استقبالیہ حزب الانصار بھیر (پاکستان)

بیکار نہیں مختبرات ناوجہ طلاق امام حسن تکوی نہ اللہ امر مقید

تحت احمد

مولانا الحاج فخار احمد خاں بھوی امیر حزب الانصار بھیر

خدا سلاطین
عوایس -
خاذین -
طلبی -

حسین
رسول

بھوی

۶۸۴

ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو پاہنچی
وقت سے شائع ہوتا ہے۔

شمس اللہ (بھیر)



جلد ۲۳ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ مطالمہ فروری ۱۹۵۲ء شمارہ ۲

صفحہ رس فہرست

| | |
|---|-------------|
| ۳ | بزم انصار |
| ۵ | شذرات |
| ۹ | فاطلان عظیں |

توسیل فرخط و کتابت کا پتہ :
نیجریہ وال شمس اللہ علیم پوسٹ آفس شمس اللہ علیم بھیر (پاکستان)



ہندوستان والے اپنا چندہ
ماجی فضل آئی عب المحمد صاحبان میشن
ایجنسیس یونیورسیٹ مسجد شریف بمیٹی
(ہندوستان) کو بذریعہ منی آئڈور روانہ کریں۔



بل انٹریک

نوجوں کے لئے ہر کے ڈنکٹ ارسال کریں
سالانہ عوام سے
۳ میں
۰ معاونین سے
۰ طلبہ سے
۰ فی پر حبہ

دائرہ میں سرخ تاشان سالانہ چندہ ختم ہونیکی علامت ہے۔ آئینہ اہ کار سالہ
بذریعہ وی۔ پی ارسال ہو گا جس کے نائما ذرا غایبا جائیں بچنے کے لئے بہتر صورت یہ
کہ آپ اپنا چندہ بذریعہ منی اڑ دیجیں۔ خریداری منظور نہ ہو تو اعلان ہوئیں
عذرا وی۔ پی واپس فرمائیں ایک اسلامی ادارے کو ناقلو قصان نہیں چاہیں
خط و کتابت کرتے وقت خریدار ہی نمبر کا حوالہ ضرور دیں +
رغلام حسین متیجسرا

بزم انصار و کوائف کا کردگی حزب الاصرار

منون فرائیں گے :-

حضرت شیخ الشائخ نواجہ محمد نظام الدین صنّاقبیدہ ظل العالی
سجادہ نشین توہن شریف۔

حضرت ذوالجہ والکرم صاحبزادہ مولانا محبوب اللہ سول صنا
سجادہ نشین لہ شریف۔

حضرت صاحبزادہ مطلوب الرسول صاحب
سجادہ نشین لہ شریف۔

حضرت محترم پیر غوث محمد صنا سجادہ نشین ترسنی شریف۔
حضرت مولانا سید عادل الدشائی صاحب جب۔

حضرت مولانا صاحبزادہ محمد حنفی صاحب تیڈنی کوئٹہ مون۔

حضرت مولانا محمد ذاکر صاحب ایم ایل اے
مولانا الحترم عبد اللہ اسحاق صاحب نیازی ایم ایل اے
حضرت مولانا محمد بشیر صاحب لوٹلوی۔
حضرت مولانا پیر زادہ محمد بیان المحن صاحب قاسمی۔
مولانا غلام محمد صاحب ترمذ۔

مولانا نعیز الرحمن صاحب
مولانا محمد عیش صاحب نسم بی اے۔
مولانا شاہ عبدالرحمن سائب۔
مولانا فضل اتنی صاحب۔
مولانا امیر الدین صاحب جلال بادی۔
مولانا درویش محمد صاحب۔

سالانہ تبلیغی کانفرنس

حزب الاصرار کی ایکی شاندار تبلیغی کانفرنسیں
پروپیکل ہیں جن حضرات کو حاضری کا موقعہ ملا ہے۔ ان
پوشیدہ نہیں کہ شمالی پنجاب میں یہ کانفرنس اپنی نظیر
نہیں رکھتی۔ اس موقع پر پاکستان کے بزرگ ترین مشائخ
اور چیزہ چیزہ علمائے کرام تشریف فراہو کرائے خیالات
عالیہ سے حاضرین کو مستفیض فرلتے ہیں۔ مزید پران جلسہ پر
بامہست تشریف لانے والے سامعین کے گھنے کاظم مجلس
مرکزیہ حزب الاصرار کی طرف سے ہوتا ہے۔

اب باشیوں سالانہ تبلیغی کانفرنس تکمیل علی اللہ

بتہ شما نیج

۱۹۵۲ء ۹ ماہ مارچ

بمطابق

۱۹۵۲ء ۱۱ ماہ جمادی الثانی

بموافقت

۱۹۵۳ء ۷ ماہ پھاگن تکمیل

بروز جمجمہ، ہر ہفتہ، آتوار منعقد کی جاہی ہے۔

جسیں مندرجہ ذیل حضرات کو شرکت جائے کیا
درخواست کی گئی ہے۔ اسید ہے کہ اکثر حضرات تشریف لا کر

“فاغران حسین” ہر اس شمارہ شماراں میں فاغران حسین

مولانا عبد الرحمن شاہ صاحب ملتانی -
مولانا فاضلی اسفن احمد صاحب شبلی عاصمی آبادی -
مولانا محمد یوسف صاحب -
مولانا سید حمزہ الحسن شاہ صاحب بخاری لاہور
مولانا محمد امین صاحب جنگلوی -
مولانا قاری طبیل الرحمن صاحب -
مولانا کرم سعید شاہ صاحب -
مولانا سید حکیم نسین شاہ صاحب -
مولانا سید سیلاح الدین صاحب کاکنیل -
مولانا سید رسول فتح الرحمن مامبان -

جلسہ کی کامیابی اور اعانت میں مولانا محمد یوسف صاحب
و مولوی تاجے خان صاحب، پودھری قدر داعیان صاحب
غمبردار، چودھری میان خان صاحب، مولوی لال دین ملتانی
ستے بڑھ پڑھ کر حصہ لیا۔ اللہ کریم ان حضرات کو بزاٹے خیر ہے۔
اور انکو خدمت دین کی بیش از بیش توفیق مرحمت فرماتے۔
ہار جنوری کو صحیح کی ٹرین پر پھیلوں میں و فد پہنچا۔
نمایا جمعہ کے بعد حضرت مولانا فضل احمدی صاحب خطیب جامع
مسجد پھیلوں کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ آپ نے حرب
الانصار کا تعارف شاندار الفاظ میں کرتے ہوئے جماعت کی خدمات
دینی کو سراہا۔ اسکے بعد مولانا افتخار احمد صاحب اور مولانا امیر الدین ملتانی
نے تقاریر کیں۔

۱۹ جنوری سنیچر کو دھوری میں جلسہ ہوا۔ دھوری روشنہ ہو کر
بتاریخ ۱۹ جنوری بروز اتوار و نذر میان گوندل پہنچا حضرت مولانا غلام
مرتضی صاحب خطیب جامع مسجد میان گوندل کی صدارت میں ملیٹری شرمنے
ہوا۔ مولانا نعمو، داکٹر محمد دین خاں، مولوی محمد سدیق صنائیں
کی کوشش سے جلسہ کامیاب رہا۔

۲۰ جنوری بروز پر سلطان پور میں جلسہ ہوا۔ ۲۱ جنوری بُنہ
منگل چاہہ۔ ۲۲ جنوری بدھ کو گیارہ پیک میں جلسہ ہوا۔
تمام مقامات میں جلسے کامیاب ہیں۔ ہر مقام پر جلسوں میں
لوگ ذوق شوق سے شامل ہوئے۔ اللہ جل جمدہ دینی امداد کرنیوالوں کو
برائے نیرتے۔ آئین بالنبی الائین ۴

تفصیل - اور برطانیہ کے سامنے واٹسٹکاف طور سویتیت پیش
کرنے کے ہم اس محالہ میں بالکل مصروف حق بجانب سمجھتے ہیں
اور ہماری پمدردہ یاں مصر کے ساتھ ہیں۔ اور عالم
باشت گان پاکستان کم از کم یہ فیصلہ تو ابھی سے کر لیں۔
کہ برطانوی ایں کا باعث کاٹ کریں اور اس طرح عملًا مصری بھائیوں کی
حیات میں برطانیہ کے اپنی ناراضی کا ثبوت دیں ۶

قادرین کرام سے درخواست ہے۔ کہ مجلسہ کی کامیابی
کی دعا کریں۔ اور اگر وقت اجازت فے تو خود یعنی شریک
جلسہ ہوں۔ اور جیسا کہ بھی تلقین فرما کر عنہ اللہ
پا چور ہوں۔

تبليغی جلسے : سر جوب الانصار کی طرف سے
تبليغی و فديسر کردار کی مولانا افتخار احمد صاحب بگوئی و مولانا
محمد امیر الدین صاحب حلال آبادی و مولانا محمد عظیم صاحب
و مولوی محمد یوسف صاحب و محمد شریف صاحب نعت نوان
ہار جنوری بروز حجرات کو چیلیانوالہ میں پہنچا۔ مجلسہ کی طلاق
گرد و نواح میں و سیئن پیارہ پر ہوئی و جہے سے حاضری کافی
تھی۔ جامع مسجد کا صحن بھر ہو گیا۔ مولانا افتخار احمد صاحب
امیر جوب الانصار کے ضرورت تعلیم دین پر اور مولانا امیر الدین
صاحب نے شان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر، مولانا محمد عظیم
صاحب اور مولانا محمد یوسف صاحب خطیب جامع چیلیانوالہ
حرب الانصار کی کارگردانی سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔

دش ذرا دت (الذرا)

کاس پارکین ٹھاٹ کو قانون ساز بنا اور خدا رسول کے فیصلہ کو آنے والی فیصلہ قرائیب کے انداز میں بدل و مرتب کیا گی۔ داس پر نکلو جو شیخ اور ذریعہ مخالفت ٹھیک ہی انداز میں مقید کی، بیانیت سماں ہمارے لئے اور ہمارے تائید وں تیلے یہ طرق کارنامہت ہی نامنا سبھ۔ زینداروں اور عالیٰ دروں کو بھی سوچنا چاہیو۔ کہ اپنے خدا و رسول کی بنا تک کیتے ہوئے کاشتکاروں اور غربت یہاں تک نکلے جنم کی جملے میں پہنچتے ہیں۔ لئے کافی سے پہنچنے کی کمائی سو علیش و عشرت اور رنگ یا ان مناثت ہو۔ کاونٹکو جسموں کا شکا اور بد عالم کھا۔ اب زمانے کے روٹ لی ہے "جنگشک فرمایہ" کو "شاہیں" سے لالئے اور جس کھیتے "ہمچان کو روزی میرشہ آئی ہو۔ اس کھیتے کے خوش شکر کو جلاعینے کی تحریکیں اس زور و بیڑا و ظلم و تم کے دعمنے کے طور پر شروع ہو چکی ہیں۔ اور جمیں کیفر کو ارتک پسجا تحریج اور ہر ہیں۔ اب الکاشا باہم بساط اٹھ دیا جائیگا۔ اور خواہ دوسرے نے پڑھ کر یاغی اونما فرمان ہوں سیکن، انکو سترائیت کیلئے انہی کو ذریعہ علامہ بنیا یا جارہ ہے۔ "زرعی اصلاحات" بالکل بھی قسط ہے۔ دیر یا سویپ پر انقلاب آئیگا۔ ان حالات میں صر اسلام۔ اسلام پکنے سو کام نہیں چلے گا۔ اور صر اپنے مفاد کی خلافت کیلئے اپنے عیال میں ایک سوارا سمجھ کر اسلام کو نہ پکارا جا۔ سیلاں عذاب صرف نعروں سے رک نہیں سکتا۔ بلکہ صحیح علاج ہو کہ اپنے جو ناواقف و مسرکشی اور خدا و رسول کی نافرمانی کی نندی لگدی چکی جو اس مدد دل سرو توبہ کر کے بالکلیۃ اللہ تعالیٰ کی طرف بوجمع ہو جاؤ۔ ظلم و تم سے جن غربوں اور زبردستوں کا حق دباتے رکھا جو انکو اپنے خدق مرضی اور خوشی سے واپس کرو۔ اور خدا و رسول کو حکم بنکاران کے آخری فیصلہ کے مطابق اپنی جاگیروں

زدعی اصلاحات میں پنجاب بھلی کے اجلاس میں احمد فخر جو زدعی اصلاحات کا بیل منظور کر دیا گی جو اسے پائے میں پوری قیضیت اور اس بھلی کی کارروائی فایپین کام نے اخبارات میں پڑھی ہو گی۔ حکومت وابستہ طبق اور بیان اتنوں موجودہ مسلم لیگی و نارت کا شاندار کارنامہ قرار دیتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ مشورہ میں صحیح و عدک کے گھٹ تھے وہ اس میں کے ذریعہ سو پور کر دیتے گئے ہیں۔ اور جزب منافق کے بعض ارکان اور بعض اخبارات اپنے تقدیر کرتے ہیں کہ ان اصلاحات کا ذریعہ جو کچھ وعدہ کیا گیا تھا وہ لوٹا نہیں کیا گیا۔ بلکہ میں مسلم لیگ پارٹی کے طبقے بڑے بڑے زینداروں اور جاگیر داروں کی رعایت کی گئی ہے۔ اور ان کیلئے بہت سے چور دروازے بھول دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی کسانوں اور غربوں کو خوش کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ان سے کاشتکاروں کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اور یہ کوئی انقلابی اقام نہیں۔ دونوں طرف کے بیانات میں اکثر یہ بھی دیکھا گیا کہ پرانے خاندانی ملازم یا "ملازم" اسلام کا نام بھی لیا جا رہا تھا۔ زینداروں اور جاگیروں نے بھی جو من شاید پسلیہ تریہ اسلام۔ اسلام کا نام بدل دیا۔ اور وہ خدا و رسول کا نام نہیں پر لائے گئے تھے۔

ہم ان اصلاحات کے متعلق یہ بحث نہیں کرنا چاہتے کہ ایا ان کا شکار و نکو واقعہ کچھ فائدہ پہنچا گیا نہیں۔ باوازت لیٹے وعدے کو پور کیا یا نہیں۔ اور کیا زیندار و جاگیر و امیر بھر تک پچھہ دھلانہ تاذی کر کے میں کی دفعات کو حسب فارمیں کرنیکی کوشش کی یا نہیں۔ جو کچھ پڑا پڑا ہوگا۔ اپنا سبھی میں یہ میں منظور ہو چکا ہو۔ جو کچھ اسکا نتیجہ ہوگا وہ سائنس آئیگا۔ ہم محض اس منیت کے تو بدلانا ضروری تھا۔ محقق یہ

سرائی کرتے ہیں۔ چنانچہ گود نر جنگل، وزیر اعظم، مرکزی کابینہ کے وزراء، صوبوں کے وزراء اور یہ بڑے افسر جب کبھی پیک جلسوں میں تقریب کرتے ہیں یا کسی رسم افتتاح اور رسم پر حکم کشائی کے موقع پر لپ کشا ہوتے ہیں تو عموماً یہ فرمادیا کرتے ہیں کہ اسلام ہی دنیا میں امن و امان اور کامیابی کا واحد ذریعہ ہے۔ اسلامی اصولوں کی پابندی سبی میں محاجات ہے۔ پاکستان اسلام ہی کیلئے حاصل کیا گیا ہے۔ جب تک ہم اسلام کے اصول کو اپنا نہ لیں اسوقت تک ہم اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اس دفعہ ۱۳ ابریج الاول کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں میں تقریباً سب ذمہ وار اکان حکومت کے گوشہ گوشہ میں ہی ڈھرا ہیں۔ اور اسکے بعد بھی متعدد جلسوں میں اسلامی نظام کی یہ تعریف و تو صیف ہوتی رہی۔ لیکن ان تعاریف کو سنتے اور پڑھنے کے بعد ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر واقعی پاکستان اسلام کیلئے ہے۔ اور اسلام ہی ہماری محاجات بلکہ ساری دنیا کی محاجات کا واحد راستہ ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طلبیہ ہی کی رہنمائی میں ہماری اجتماعی اور اقتصادی زندگی کا پروگرام مرتقب ہونا چاہئے۔ تو پھر پاکستان میں اجتماعی طور سے عملاً انسان سلام کو اختیار کرنے اور ہر شعبہ زندگی میں نافذ کرنے میں مانع اور رکاوٹ کوں ہیں۔ کیا ارباب اقتدار و اختیار تو اسلام لانا چاہئے ہیں اور ہر شعبہ حکومت میں اسلام کی جلوہ نمائی ان کے پیش نظر ہے۔ لیکن انکا اختیار نہیں کرایا کر سکیں؟ ہم اسے لیے تو واقعی یہ ایک لا خیل معمراً ہے۔

اتحاد کا مطلب اج کل پاکستان کے تمام صوبوں میں مطالیہ پاکستان کے اصل بنیادی مقاصد اور قرارداد مقاصد کے ذریعہ معین کردہ نسب العین یعنی پاکستان میں نظام اسلامی

اور مقبوضہ زمینوں اور جانشادوں کا فیصلہ کر دو۔ اور پھر کھلے دل کے ساتھ ما اتا کمد الہ سول فخلد وہ ومانہ سکم حنہ فاتھوا۔ پر عمل کرو۔ یعنی جو کچھ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درست اور جائز گزار دیکھ جو وال کردے اُسے توے لو اور اسے قبضہ میں رکھو۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کا وہ برگزیدہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم روکرے اور اسکو تمہارے لئے ناجائز اور دوسروں کا حق قرار دے اسے رک جاؤ۔ ادا پنا قبضہ اٹھا لو۔ اور صحیح حقدار و کو پہنچا دو۔ اور پھر صرف یہ کہ زمینوں اور جانشادوں کے پاسے میں خدا رسول کے فیصلہ ماننے پر لکھا ہو۔ بلکہ زندگی کے تمام شعبوں میں قانون اسلام کی بغاوت چھپوڑوی جائے۔ یا ایسا اللہ نے امنوا اخلاقی اسلام کا فلتہ۔ اور یہی عرض کاشتکاروں اور غریبوں کی خدمت میں بھی ہے کہ وہ صرف زمینوں اور جانشادوں کے باریں اسلام کی عدالت کا فیصلہ طلب کریں بلکہ اسی کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی کے ہر شعبہ کو قانون اسلام کے مطابق بنایا کا عزم کریں۔ اگر دونوں طرف سو صدق دل کیسا تھیں فیصلہ کیا گیا اور اس پر عمل بھی ہٹو تو ایکین بھی کہ پھر کسی طبقاتی کشمش، جنگ و جدل باہمی سر پھٹوں اور منا فرت و مخا صحت کے بغیری معاشی مشکلات دور ہونگی۔ اور تمام مسائل طے ہو جائیں گے۔ پھر دلمندوں کی پاس دولت بھی ”دولت عثمانی“ ہو گی۔ اور غریبوں کا فقر و افلاس بھی ”فقر حسری“ ہو گا۔ اور کسی بیل اور کس بیل کے بغیر ہی خوشنگوار زندگی بسر ہو سکے گی۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مَّا ذُكِرَ أَذْانَتْهُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنْ يُحْمِنَهُ حَيَاةً طَيِّبَةً۔

لائحہ معتمد ہماری حکومت کے ذمہ وار حضرات اور ارباب بہت وکشاد اپنی تقریروں میں اسلام کی خوب بخش

نظام زندگی کو جو فریبیں جبرا استاد سعیدم پرست طبق کیا تھا۔ برقرار رکھنے کیلئے متحدد ہو جائیں۔ اور اگر کوئی غریبوں اور سماں نہ طبق و نجی دینی اور دینیوی بہتری کیلئے اور مسلمان قوم کو حقیقی اسلام حکومت کرنے اور خدا پرستی کی راہ پر عمل اٹھالیں کیلئے کوئی پروگرام بنائیں توہم اسکے راستے میں روڈوں کا تھاں۔ اسکی نسبت پر شبہ کریں اور اسے اقتدار پسندی اور جاہ و عرش کے طبلگار ہونکیا طعنہ دیں۔ اور اسے اختلاف افیز اور انتشار پسند فراہد بکر بد نام کریں۔ بلکہ صحیح اور اصل تھاد وہ ہو جسکی بنیاد میں عام مسلمانوں کی دینی اور دینیوی بہتری اور غریبوں کی روحانی اور مادی ترقی پر کھو جائیں۔ اور قوم میں صحیح اسلام پھیلے۔ اور سرطیقہ حد نفس سچی کو چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرے۔ یہی پر ایک ہوں اور سب میں کرایک ہی نظام الٰہی کے پیروا حبیل اللہ المحتلين کو مفسبوطی سے تھامنے والے ہوں۔ تمہارے نزدیک اتحاد کا مفہوم یہ ہے۔ کہ جس طرح ہم اپنے عدم النظیر اتحاد، وعدہ فتویں اور وحدت نصب العین یعنی مطابثہ پاکستان پر ایک ہوشیکی بدولت اکثریوں اور بہمن ووں کی غلامی کا جواہ پنکہ نہ صھوں سو آثار بعینہ کا اور ان طوایخیت سیں آزادی میں اسی طریح آج ہم اس اتحاد فرود میں اور صحیح نصب العین پھانے اسی سر اپنے نجی غلامی کا یعنی مطلقاً ہر انسان اور انسانی قوانین کی غلامی پاپندی کا دنوہ کسی شکل میں ہو جو ابھی اتنا بعینہ کیں۔ اور صرف اللہ تعالیٰ کے احکام کے پابند اور اسی مالک حقیقی کے غلام بنکریں۔ یہ دعوت اختلاف و انتشار نہیں۔ بلکہ اتحاد و تنظیم ہے۔

اخوان المسلمین پر شام میں پابندی!

روزنامہ آفیق مورضہ، جنوری ۱۹۴۵ء کی خبر ہے۔

دمشق ہار جنوری آٹا فس فرالت کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت شام نے اخوان المسلمين کو غلاف قانون قرار دیا ہے۔ اور اس کا درفتر مغلل کر دیا گیا ہے۔ سرکاری

کے پر پا کرنے کیلئے کوئی جدوجہد شروع کرتا ہے۔ اور عام مسلمانوں کو دینداری کی طرف رغبت دلاتا اور اقامت دین کیلئے انکی تنظیم کرتا ہے۔ اور آن میں آخرت اور اُن تعلیمات کے کثہ ہوئے وحدوں کے متعلق یقین حکم اور یا مان راسخ پیدا ہر کوئی کوشش کرتا ہے توہی لوگ اس کے شمن بن جائے ہیں جو مجلسوں میں اپنی تقریروں کے اعتراضی ماتحت اتحاد و تنظیم اور یقین حکم کے پیشہ الفاظتے کرتے ہیں۔ اور اسلامی اتحاد و تنظیم کے داعیوں کو یوں بنانہ کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ کہیے لوگ پاکستان کے اتحاد و تنظیم میں رخنه انداز کیتے اور اختلاف و انتشار پیدا کرتے ہیں۔

۲۵ دسمبر ۱۹۴۷ء کو گول باغ لاہور میں مسلم لیگ کے زیر انتظام مسلم محمد علی جناح مر جوم کی یوم ولادت کی تقریب میں ایک عظیم الشان جلسہ شوانہ جس میں پنجاہ کے وزیر اعلیٰ میاں منازد ولدانہ نے ایک طویل تقریبی۔ اپنے فرمایا ہے۔ ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے اتحاد کی بدولت حاصل کیا ہے اتحاد کا امطلب یہ نو ناجاہت ہو کر ہم ایک فرسودہ نظام کو برقرار رکھنے کیلئے متعدد سو جائیں۔ اور اگر کوئی غریبوں اور بیان نہ طبق و نجی بہتری کیلئے پروگرام بنائیں توہم اسکے راستے میں روٹے الحکائیں صحیح اور اس اتحاد وہ ہو جسکی بنیاد میں عوام کی بہتری اور غریبی کی تقی پر کھو جائیں۔ ہمے تردد کی اتحاد کا یہی ٹھہر ہو کر جس طرح ہم اپنے عدم النظیر اتحاد کی بدولت غیر فوجی غلامی کا جواہ پنکہ نہ صھوں سے آثار بعینہ کا ہوا سی طریح آج ہم اس اتحاد کو اپنوں کی غلامی (جواہ کسی شکل میں ہو) کا جواہ بھی آتا پھینکیں۔

۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء

اتحاد کی جو شریح وزیر اعلیٰ نے کی ہے۔ اور اس کا جو مفہوم مطلب بیان کردیا ہے سب سکی روشنی میں ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اتحاد کا یہ مطلوب ہونا چاہتے ہیں کہ ہم ایک فرسودہ اور کافی

معلوم ہوتا ہے۔ کہ نہ سویز پر برطانوی فوجوں کے قبضہ جاتے رکھنے کا عملہ دن یہ دن شدید اور نازک صورت اختیار کر رہا ہے۔ برطانیہ نے امریکہ کے ساتھ مل کر اقوام عالم کو لینے قابو میں کرنے یا رکھنے کا ہونیا منصوبہ کر رکھا ہے اس کے بعد برطانیہ نے بے پناہ مسلمان اور تشدد کا ایک ہرگی سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ مصری حدوہ کے اندر مصری پولیس کے ہمیڈ کوارٹر پر حملہ کرنا، ان کو شہید اور گرفتار کر کے ان کے مستقر کو بھوی اور گولوں سے اٹانا اور اس قسم کے دوسرے متشددانہ اقدامات برطانیہ کے مسلمی عوام کو اچھی طرح سے ظاہر کرتے ہیں۔ ان تمام تشددات کے باوجود مصری حکومت کا رویہ نرم تھا۔ اور وہ اپنے مطالیب کو نہایت نرمی سے پیش کر رہی تھی۔ اس پر مصر کے باشندوں نے خود اپنی حکومت کے خلاف احتجاج کیا۔ اور اس سلسلہ میں فسادات رونما ہوئے ہیں۔ آج کی تازہ خبر یہ ہے کہ نحاس پاشکی دارستتعفی کو دیکھی۔ الغرض حالات دن بدن نازک ہوتے چلے جائیں۔ نہیں کہا جا سکتا کہ ان سطور کی اشاعت کے وقت تک کیا حالات درپیش ہوئے ہوں گے خدا کرے کہ مصر کے مسلمان ان تمام ہوادث و آفات سے محفوظ ہامون ہوں۔ اور بخیر و عافیت ان کا مطلاب منظور ہو جائے۔ اور ناظم برطانیہ اپنے غاصبانہ پنجی جو دست مصروف کرنیں گا رجیکا ہے نکال دے۔ ان حالات میں پاکستان کی حکومت کا بھی اسلامی رووسے یہ فرض ہے کہ مظلوم مسلمانوں کی لفظی نہیں بلکہ حقیقی ہدایتی کرے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ یہ انہمن حکومت کی عام پالیسی کے خلاف سرگرمی دکھاری ہے۔
اگر یہ خبر درست ہے تو حکومت شام کی عقل و دانش اور دینی محنت و بیعت پانسوس کرنا چاہتے ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ آجکل ان اسلامی مالک میں ایک صحیح اور تمہرے گیر اسلامی تحریک جو اسلام کو پیشیت نظامِ زندگی راجح کرنا پاہتی ہو وہ الاغران المسلمين کی دعوت و تحریک ہے۔
انہمن کو خلاف قانون قرار دینے کی وجہ ہو ملتی ہے۔ یہاں خیال میں اس کے سوا اور کوئی وجہ نہیں کہ موجودہ حکومت شام کے رجحانات اور اس کی عام پالیسی دین سے دور ہو گئی اور وہ کچھ اس قسم کے اقدامات کا ارادہ رکھتی ہو گئی جو اسلام کے خلاف ہوں گے۔ شام کے اخوان نے ان سے یزاری کا اعلان کیا ہو گا۔ راستہ عامہ کو سمجھانے اور مہبل اسلام کی طرف دعوت دینے کی کوشش کی ہو گی۔ اور انہی سرگرمیوں کے جرم میں انہمن خلاف قانون ہو گئی۔ اور دفتر مغل کر دیتے گئے۔ ان مسلمان ملکوں کے لئے ضروری ہے۔
دین کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اسلام کو پورے طور سے اپالیں۔

مصدر کی حالت

آج ۲۸ جنوری ہے۔ اب تک مصر کے بالے میں جو خبریں پہنچتی رہتی ہیں۔ ان سے